33

ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں کامیاب اور شاندار جلسہ کرنے کی توفیق بخشی

(فرمودہ 29 دسمبر 1950ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

''دوستوں کی اطلاع کے لئے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ نماز جمعہ کے ساتھ ہی میں عصر کی نماز بھی جمع کر کے پڑھاؤں گا تا کہ دوست گاڑی میں جا سکیں اور ان کی عصر کی نماز خراب نہ ہو۔ دوسرے مجھے بھی کل سے کمر میں شدید درد ہے اور بار بار نمازوں کے لئے باہر آنا میرے لئے مشکل ہے اور امام کی بیماری میں بھی نمازوں کا جمع کرنا جائز ہوتا ہے۔

جلسہ تو ہمارا کل ختم ہو گیا لیکن میں سمجھتا ہوں ہمیں سب سے پہلے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے ایسی خطرناک سردی کے ایام میں جبکہ بعض جگہ پندرہ پندرہ بیس بیس اموات محض سردی کی وجہ سے ہو گئی ہیں ہمیں ایسا کامیاب جلسہ عطا کیا اور ہزاروں ہزار آدمیوں کو توفیق عطا فرمائی کہ وہ تکلیف اُٹھا کر یہاں آئیں اور خدا اور اس کے رسول کی باتیں سنیں۔ یہ توفیق بھی چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی میسر آتی ہے اس لئے سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس کی حمد کرتا ہوں کہ وہی اپنے بندوں کا والی اور ان کا متکفل ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ باوجود اس کے کہ میرا گلا شدید ماؤف تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق بخشی کہ میں تقریریں کر سکا اور نہ صرف تقریریں کر سکا بلکہ میری آواز بہت اونچی اور بلند تھی اور اس میں گزشتہ سالوں سے بھی زیادہ طاقت پائی جاتی تھی۔ گو

اس میں ایک ٹرِک (Trick) بھی تھا کہ میں نے مصنوعی دانت لگا رکھے تھے (بیماری کی وجہ سے میں نے اپنے بعض دانت نکلوائے ہوئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دانتوں سے ہوا نکل کر آواز کو کمزور کر دیتی ہے) مجھے عام طور پر دانت لگانے کی عادت نہیں صرف کھانا کھاتے وقت لگالیا کرتا ہوں لیکن اِس دفعہ میں نے فیصلہ کیا کہ دانت لگا کر تقریر کروں اور اِس کا آواز پر اچھا اثر پڑا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا کہ اُس نے اِس بات کی توفیق عطا فرمائی اور ہمارا جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

اِس وقت مجھے منتظم صاحب لاؤڈ سپیکر (قاضی عزیز احمد صاحب) کی طرف سے رقعہ ملا ہے کہ عبدالحمید صاحب نیلا گنبد، محمود احمد صاحب اچھرہ اور ممتاز احمد صاحب سیالکوٹ کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے جنہوں نے لاؤڈ سپیکر کا نہایت اچھا انتظام رکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ واقع میں دعا کے مستحق ہیں۔ مجھ سے کئی اَور لوگوں نے بھی بیان کیا کہ اِس دفعہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ایسا اچھا تھا کہ خود بخود ان لوگوں کے لئے دل سے دعا نکلتی تھی۔ مستورات نے بھی بتایا کہ اُن کی طرف آواز ایسی صاف آتی تھی کہ دل سے دعا نکلتی تھی۔ غرض اِس دفعہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ایسا غضب کا تھا کہ حیرت آتی ہے۔ بعد میں تو مجھے شرم آئی لیکن بہرحال ایک بات ایسی ہوئی جس کے متعلق میرا خیال تھا کہ بہت کم لوگوں نے سُنی ہوگی مگر لاؤڈ سپیکر نے وہ بات بھی دوسروں تک پہنچا دی۔ دوست جانتے ہیں کہ میرے گلے میں سوزش رہتی ہے اور چائے کا گھونٹ گھونٹ پینے سے وہ سوزش کم ہو جاتی ہے۔ میں تقریر کر رہا تھا کہ سٹیج والوں نے میرے سامنے چائے کی پیالی رکھی۔ میں نے چکھی تو وہ پھیکی تھی۔ چونکہ لمبی تقریر میں ضُعف بھی ہو جاتا ہے اور ضُعف کا علاج میٹھا ہے حتّٰی کہ جب مریض بظاہر دم بہ لب ہو تو اُسے گلوکوز کے ٹیکے کئے جاتے ہیں اور کئی اِس سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے میں نے اُنہیں کہا کہ چائے پھیکی ہے اس میں اَور میٹھا ملاؤ۔ انہوں نے پھر اس میں نہایت قلیل مقدار میں میٹھا ڈال کر میرے سامنے چائے لا رکھی۔ میں نے اُسے چکھا تو وہ پھر بھی پھیکی تھی۔ میں نے انہیں دوبارہ توجہ دلائی تو انہوں نے پھر دو ماشہ کھانڈ اَور ڈال دی۔ جب تیسری دفعہ چکھنے پر بھی وہ چائے مجھے پھیکی معلوم ہوئی تو میں نے مذاقاً چائے کے نگرانوں سے آہستہ سے کہا کہ اگر میٹھا نہیں ملتا تو میرے گھر سے منگوالیں۔ جب میں تقریر کے بعد واپس گیا تو میری ایک بیوی مجھے کہنے لگیں کہ آپ نے یہ کیا کہا تھا کہ اگر میٹھا نہیں ملتا تو میرے گھر سے منگوالیں۔ حالانکہ یہ بات میں نے اِتنی آہستہ کہی تھی کہ میں سمجھتا تھا کہ سٹیج پر بیٹھنے والے بھی

اسے نہیں سن سکے ہوں گے مگر لاؤڈ سپیکر کے کمال کی وجہ سے یہ بات عورتوں کے جلسہ گاہ میں بھی پہنچ گئی۔ بلکہ انہوں نے تو بتایا کہ آپ جب چائے پی کر پیالی پرچ میں رکھتے تھے تو اس کی کھٹ کی آواز بھی ہمیں پہنچ جاتی تھی۔ غرض بہت ہی اعلیٰ درجہ کا انتظام تھا۔ مائیکروفون کی شکل بھی بتا رہی ہے کہ یہ بہت اعلیٰ درجہ کا لاؤڈ سپیکر ہے کیونکہ یہ اَوروں سے بڑا ہے۔ میرے خیال میں آئندہ ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اِسی قسم کا یا اگر آئندہ زیادہ اچھی ایجادات ہو جائیں تو زیادہ بہتر قسم کا لاؤڈ سپیکر منگوایا جائے تا کہ تقریروں کی آواز ہر شخص تک برابر پہنچتی رہے۔ بہرحال میں دوستوں سے بھی کہتا ہوں کہ ان کے لئے دعا کریں۔

اِسی طرح ایک اَور دوست جو مانگٹ اونچے کے رہنے والے ہیں انہوں نے دعا کے لئے رقعہ لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اُن کا جوان لڑکا دوست محمد اچانک فوت ہو گیا ہے دوست انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں ایسا کامیاب اور شاندار جلسہ کرنے کی توفیق بخشی اور امید کرتا ہوں کہ دوست بھی شکریہ کے طور پر اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کریں گے۔ اگر وہ اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کر لیں تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ دشمن کی شرارتیں سب بے کار ہو کر رہ جائیں گی۔" (الفضل مورخہ 16 مارچ 1951ء)